"Quran kyoun seekhien" Day 1

قرآن کیوں سیکھیں؟

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ۔ یہ قرآن تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔(سورۃ ص آیت ۸۷)

آج کل reminders کا بہت رواج ہے۔ کہ ہمیں فلاں بات یاد رہے۔ یہ قرآن ہمارے لئے reminder ہے۔ کہ ہمیں بھولی ہوئی بات یاد آ جائے۔ ہم سب کی روحوں سے اللہ تعالیٰ نے ایک عہد لیا تھا ہم سب یہ وعدہ کر کے آئے تھے کہ یا اللہ تجھے ربّ مانیں گے تیری ہی بات مانیں گے۔ اللہ کی بات ہی ہمارے لئے اہم ہو گی۔ بچّہ جب دُنیا میں آتا ہے تو اُس کو یہ بات یاد ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے دُنیا میں آتے ہی کہا تھا 'اِنّی عبداللہ' (سورۃ مریم)

آج بھی اگر کسی بچّے کو بولنے کا موقع ملے تو وہ یہی کہے گا 'لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ'
جو جس ماحول میں پیدا ہوُا تو اُس بچّے نے وہی کچھ سیکھا۔ مثلاً مسلمان گھرانے میں پیدا ہوُا تو دین اسلام ہی سیکھا۔ بُت پرست گھر میں پیدا ہوُا تو کئی خداؤں کا پوجنے والا بن گیا۔
آج اگر کوئی قرآن کی ایک آیت ہی سُن لے اور اگر اللہ چاہے تو وہی ایک آیت اُس کے لئے ذکر اور ہدایت کی وجہ بن سکتی ہے۔
نورالقرآن اِدارے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن ہر ہاتھ میں ہو، ہر دِل میں ہو اور اِس کو ہم اپنی زندگی کا حِصہ بنا لیں اور قرآن کی تعلیم پر عمل کریں۔ جب اور جہاں بھی ہم قرآن کو سُنیں تو ہمیں یاد آ جائے کہ ہم کون ہیں۔

نورالقرآن کا مشن یہ ہے کہ قرآن سیکھنے اور سیکھانے کے لئے کوشش اور اَن تھک محنت کی جائے، اپنے تمام تر وسائل کو استعمال کیا جائے تا کہ اِس کی مٹھاس ہمیں خود بھی محسوس ہو اور اِس کی خوشبو ہمارے اِرد گرد بھی پھیل جائے۔

ہمیں مسلمان اُمّت کو یہ ذمّہ داری دی گئی ہے کہ:

تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں سے چند اشخاص نکل جاتے (ایک چھوٹا گروہ) تا کہ دین کا (علم سیکھتے اور اس) میں سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو ڈراتے تا کہ وہ وہ بھی محتاط ہو جاتے (سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

یعنی ہر علاقے سے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں اور قرآن کی دعوت گھر گھر پہنچا دیں۔

دین کا علم حاصل کرنے میں وقت لگائیں اپنی پوری کوشش کریں خود سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھا دیں۔ ہم دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سالہا سال لگا دیتے ہیں۔ ماسٹرز تقریباً ۱۷ سال میں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر تقریباً ۲۰ سال میں بنتے ہیں۔

اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس کتنا وقت ہے؟

اگر روزانہ کلاس میں جائیں تو صرف آٹھ مہینے لگیں گے۔ اگر ہمیں کوئی یہ کہے کہ روزانہ کچھ گھنٹے لگا کر یہ علم حاصل کر لیں جس سے ہماری دُنیا اور آخرت کامیاب ہو جائے گی تو کیا یہ مہنگا سودا ہے؟

چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے کر قرآن کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور یہ سیکھنے کا مرحلہ آسانی سے بہت جلدی گُزر جاتا ہے۔

لوگ علم حاصل کرتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں پھر نئے لوگ آ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے کام کے لئے خاص لوگوں کا چُن لیتا ہے لیکن کوشش ہمیں خود کرنی پڑتی ہے، خود آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ اللہ ہمارے لئے ہمارے کام آسان کر دیتا ہے۔ کتنی چیزیں ہمارے موافق کر دیتا ہے۔ کائنات کی ہر چیز ہمارا ساتھ دینے لگتی ہے۔

اپنے دِل میں شُکر کے جذبات پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب اسباب ہمارے لئے پیدا کئے اور تب ہم یہاں کورس کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم جب بھی کوئی کام کرنے کی نیت کرتے ہیں تو اللہ ہمارے لیے باقی چیزوں کو موافق کر دیتا ہے۔

نورالقرآن کی طرف سے سب سے پہلے مختلف جگہوں پر درس کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔ عام زندگی کے مختلف موضوعات پر درس دیا جاتا ہے۔ روز مرّہ زندگی کے مختلف ایشوز پر رہنمائی کی جاتی ہے۔ مثلاً مرنا جینا، زندگی کا مقصد کیا ہے، اللہ کی بڑائی کی باتیں اور آخرت کا حساب کتاب وغیرہ پر بات کی جاتی ہے۔

پھر دَرس کے بعد کچھ بہنیں با قاعدہ سلسلہ چاہتی ہیں تو ہفتہ وار یا ہر دو ہفتے بعد دَرس شروع کیا جاتا ہے یا شارٹ کورسز کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔ مثلاً قرآن کی کرنیں۔ یا کچھ سورتوں پر مشتمل کورسز۔

دورۂ قرآن اِس سلسلے کا مقبول ترین سلسلہ ہے جو خاص طور پر رمضان المبارک میں کیا جاتا ہے۔

روزانہ ایک سپارہ کیا جاتا ہے۔ وہاں سے بہنوں میں مزید شوق پیدا ہوتا ہے اور اُن میں قرآن سیکھنے اور اِس میں تفکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پھیر وہ یہی سبیل الجنّۃ کا کورس کرتی ہیں۔

اِس کورس میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ بہنوں کو قرآن صحیح طریقے سے پڑھنا آجائے۔ سمجھ آنا شروع ہو جائے۔ لفظی ترجمہ سیکھ جائیں۔ ہر لفظ کے رُوٹ ورڈ کو سمجھ لیں۔

تقریباً نصف قرآن پڑھ لیں تو آپ کو ۸۰ سے ۹۰٪ قرآن سمجھ آجاتا ہے۔ ہمیں اللہ کا پیغام سمجھ آنے لگتا ہے۔

پانچ یا چھے پاروں کے بعد ہلکی پھلکی گرائمر سکھانی شروع کی جاتی ہے۔ الحمد للہ آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سٹیپ بائے سٹیپ سب کچھ سکھایا جاتا ہے۔

- آج ہم طالب علموں کے لئے کچھ do’s and don’t پر بات کریں گے۔ طالب علموں کے لئے کاغذ اور قلم لازمی ہے۔ ہم جلد ہی بات کو سن کو بھول جاتے ہیں۔ لکھنے سے یاد رہتا ہے۔

اور دوبارہ وہی سبق پڑھا بھی جاسکتا ہے۔ ہر چیز کو سیکھنے یا استعمال کرنے کے لئے instructions جاننا ضروری ہے۔ جس طرح جہاز پر بیٹھ کر سیفٹی انسٹرکشنز ضرور بتائی جاتی ہیں۔

- دِل میں شُکر گُزاری پیدا کریں۔ دُنیا کی ہر نعمت بن مانگے مل سکتی ہے لیکن ہدایت بن مانگے نہیں ملتی۔ یا تو آپ کے لئے کسی نے ہدایت کی دُعا مانگی ہے اور یا آپ کے دِل کی تڑپ آپ کو اِس کورس میں لے آئی ہے۔ آپ شکر کریں گی تو نعمت چھنے گی نہیں کیونکہ اللہ کا فرمان ہے۔ 'تم شکر کروگے تو تمھاری نعمت کو بڑھا دوں گا'
- کورس پر آنے سے پہلے کوشش کریں کہ دو نفل پڑھیں اور اللہ سے دین پر استقامت مانگیں آنے سے پہلے یا دِن کے کسی حصّے میں استقامت کی دُعائیں مانگیں مثلاً سورۃ فاتحہ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۔ (جاہلیت سے پناہ مانگیں)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ (علم کے راستے میں صبر اور ثابت قدمی کی دُعا)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

(ہدایت کی دُعا)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (مرتے دم تک صبر کرنا اور ہدایت پر جمے رہنا)

- آج جیسے آغاز میں کورس کے لئے آئی ہوں اللہ سے دُعا کریں کہ آخر تک ثابت قدم رہوں۔ درمیان میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور نیّت کریں کہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی سکھانے والی بنوں گی۔
- احسن کام کرنے والی بنوں گی۔ اپنا کام بہترین طریقے سے کروں گی۔ کچھ چھوڑنا نہیں ہے۔ پوری توجہ دینی ہے۔ یہ وقت اللہ کی امانت ہے۔
- خوشی کے موقع پر بھی کلاس میں ضرور آنا ہے کیونکہ خوشی دینے والے کا علم سیکھ رہی ہوں۔
- غم آئے تو ضرور کلاس میں آنا ہے اور دُعا کرنی ہے کہ 'یا اللہ اِس قرآن کو میرے غموں کی دوا بنا دے۔ میرے دل کی ٹھنڈک بنا دے۔'